بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیغام سلطان شہیدؒ بہ رود کاویری

(دریائے کاویری کے نام سلطان شہیدؒ کا پیغام)

کلام علامہ محمد اقبالؒ (جاویدنامہ)

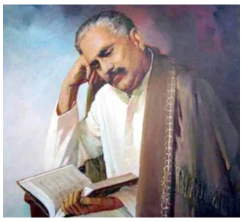

انتخاب و ترجمانی ایاز الشیخ

English & Urdu translation/ interpretation by
Ayaz Al-Shaikh, Hyderabad
https//www.facebook.com/ayazalshaikh1

مورخہ ۲۶، شوال المکرم ۱۴۴۴ھ

مقام حیدرآباد دکن (انڈیا)

Date 06 April 2023
Place Hyderabad

حقیقتِ حیات و مرگ و شہادت

رود کاویری یکے نرمک خرام

خستہ شاید کہ از سیر دوام

اے دریائے کاویری ذرا آہستہ چل، شاید تو مسلسل چلتے رہنے سے تھک گیا ہے۔

River Cauvery, flow gently for a while;
may be you are tired by continual wandering.

در کہستاں عمرہا نالیدہ ئی

راہ خود را با مژہ کاویدہ ئی

تو مدتوں سے پہاڑوں میں رو رہا ہے اور تو نے اپنے راستے کو اپنی پلکوں سے کھودا ہے۔

For many years you are weeping in the mountains;
carving out your way with your eyelashes.

اے مرا خوشتر ز جیحون و فرات

اے دکن را آب تو آب حیات

اے کاویری تو مجھے جیحون اور فرات جیسے دریاؤں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اے کہ دکن کے لیے تیرا پانی آب حیات ہے۔

You are Sweeter to me than Oxus and Euphrates;
to Deccan your water is the Water of Life.

آہ شہرے کو در آغوش تو بود

حسن نوشیں جلوہ از نوش تو بود

آہ وہ شہر جو کبھی تیری آغوش میں تھا، تیرے پانی ہی کے باعث اس شہر کا شیریں جلووں والا حسن تھا۔

شہر سے مراد ٹیپو سلطانؒ کا دارالحکومت سری رنگاپٹنم ۔

Alas, for the city that was once in your embrace;
whose sweet beauty was the reflection of your sweetness!
(City here refers to SriRangaPatnam, the capital of Tipu Sultan)

کہنہ گردیدی شباب تو ہماں

پیچ و تاب و رنگ و آب تو ہماں

اگرچہ تو بوڑھا ہو گیا ہے لیکن تیرا شباب ابھی تک برقرار ہے۔ تیرا پیچ و تاب اور تیرا رنگ و آب اسی طرح ہے۔

Though You have grown old, but you are ever young;
Your surge, your ardour, your colour and lustre remains the same.

موج تو جز دانہ گوہر نزاد

طرہ تو تا ابد شوریدہ باد

تیری موج نے موتی کے ایک دانے کے سوا کچھ پیدا نہیں کیا۔ خدا کرے تو اسی شان سے تا ابد متحرک رہے۔

Your waves have produced nothing but a purest pearl;
May your active image be eternally blessed!

❁

اے ترا سازے کہ سوز زندگی است

ہیچ می دانی کہ ایں پیغام کیست

تیری لہروں کا ساز زندگی کا سوز پیدا کر رہا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہ پیغام کس کی طرف سے ہے؟

The music of your waves is producing the fire of life;
do you know from whom this message comes?

❁

آنکہ میکردی طواف سطوتش

بودہ آئینہ دار دولتش

یہ وہ شخص ہے جس کی سطوت و شان کا تو طواف کرتا رہا ہے اور اس کی سلطنت کا آئینہ دار رہا ہے۔

He is the one, whose mighty power you once encircled;
whose empire you reflected in your mirror.

❁

آنکہ صحراہا ز تدبیرش بہشت

آنکہ نقش خود بخون خود نوشت

وہ جس کی تدبیر نے بہت سے ریگستانوں کو جنت بنا دیا۔ اس (یعنی ٹیپو سلطانؒ) نے اپنے خون سے اپنا نقش تحریر کیا۔

By whose creativity deserts were turned to Paradise;
with his (Tipu Sultan) own blood who draws his image,

❁

آنکہ خاکش مرجع صد آرزوست

اضطراب موج تو از خون اوست

وہ کہ جس کی خاک ہزاروں آرزوؤں کا ٹھکانہ و مرکز ہے۔ تیری لہروں میں بیقراری بھی اسی کے خون سے ہے۔

Whose dust is the source and centre of a hundred ambitions;
and it is his blood that is still making your waves surge.

❁

آنکہ گفتارش ہمہ کردار بود

مشرق اندر خواب و او بیدار بود

وہ جس کی (یعنی ٹیپو سلطانؒ کی) گفتار مکمل طور پر کردار تھی، اس وقت جب مشرق سویا ہوا تھا وہ بیدار تھا۔

He (Tipu Sultan) was the man whose words were all action;
he was wide awake, when the whole East was sleeping.

اے من و تو موجے از رود حیات

ہر نفس دیگر شود ایں کائنات

اے کہ میں اور تو (کاویری) دونوں زندگی کی ندی کی لہریں ہیں۔ یہ کائنات ہر لمحہ بدلتی رہتی ہے۔

You (Kaveri) and I are waves of life’s river;
every moment this universe changes.

زندگانی انقلاب ہر دمے است

زانکہ او اندر سراغ عالمے است

زندگی ہر لمحے کا انقلاب ہے۔ اس لیے کہ وہ ہر پل ایک نئے عالم کے سراغ میں لگی رہتی ہے۔

Life is a revolution in every second;
because it is busy ever searching for a new world.

تار و پود ہر وجود از رفت و بود

ایں ہمہ ذوق نمود از رفت و بود

ہر وجود کا تانا بانا رفت و بود (ماضی) سے ہے، یہ سارا لطف اسی رفت و بود ہی سے ہے۔

Every entity’s expression is in appearing and disappearing;
this is the source of the joy of manifestation.

جادہ ہا چوں راہرواں اندر سفر

ہر کجا پنہاں سفر پیدا حضر

راستے بھی مسافروں کی طرف سفر میں رہتے ہیں، ہر جگہ سفر چھپا ہوا اور حضر (قیام) ظاہر ہے۔

Roads are also like travellers on a journey;
Traveling is hidden and presence is visible.

کاروان و ناقہ و دشت و نخیل

ہر چہ بینی نالد از درد رحیل

قافلہ، اونٹنی، ریگستان اور کھجور کا درخت؛ جسے بھی دیکھو وہ کوچ کے درد سے رو رہا ہو گا۔

The caravan, the camels, the desert, the palm-trees;
whatever you see, weeps for the pain of departure.

در چمن گل میہمان یک نفس

رنگ و آبش امتحان یک نفس

چمن میں پھول ایک پل کا مہمان ہوتا ہے۔ اس کا رنگ اور اس کی چمک دمک ایک پل کا امتحان ہے۔

In the garden the flower is a momentary guest;
it’s colour and lustre is a moment’s test.

موسم گل ماتم و ہم ناے و نوش
غنچہ در آغوش و نعش گل بدوش

موسم گل، یہ ماتم بھی ہے اور پینے پلانے کا عالم بھی؛ غنچہ اس کی آغوش میں ہوتا ہے اور پھول کی نعش اس کے کندھوں پر ہوتی ہے۔

The season of flower is both mourning and celeberation;
buds in the embrace and the flowers coffin on the back.

لالہ را گفتم یکے دیگر بسوز
گفت راز ما نمی دانی ہنوز

میں نے لالہ کے پھول سے کہا کہ تو تھوڑی دیر کے لیے مزید جل؛ وہ بولا کہ شاید تو ابھی تک ہمارے راز سے واقف نہیں ہے۔

I said to the tulip, ‘Burn once again’;
the tulip answered, ‘Maybe you are not aware of our secret yet.

از خس و خاشاک تعمیر وجود
غیر حسرت چیست پاداش نمود

خس و خاشاک ہی سے وجود کی تعمیر ہے؛ نمود (ہونے) کی سزا حسرت کے سوا اور کیا ہے۔

Existence is constructed by dust and trash;
what is the punishment of manifestation, but regret?

در سراے ہست و بود آئی میا
از عدم سوے وجود آئی میا

کیا تو بقا و فنا کی سرائے (دنیا) میں آنا چاہتا ہے، نہ آ؛ کیا تو عدم سے وجود کی طرف آنا چاہتا ہے نہ آ۔

Do you want enter the inn of existence and non-existence (this world)? Do not;
Do you want to come from non-being to being? Do not,

ور بیائی چوں شرار از خود مرو
در تلاش خرمنے آوارہ شو

اور اگر تو ادھر آ ہی چکا ہے تو پھر چنگاری کی طرح خود سے مت گزر۔ کسی کھلیان کی تلاش میں آوارہ ہو جا۔

If you are already here. then don’t pass yourself like a spark;
but become a wanderer searching for a stack to fire.

تاب و تب داری اگر مانند مہر
پا بنہ در وسعت آباد سپہر

اگر تجھ میں سورج کی طرح چمک اور گرمی ہے تو پھر تو آسمانوں کی وسعتوں میں پاؤں رکھ۔

If you have brightness and warmth like the Sun;
then step forth your feet into the vastness of the sky.

کوه و مرغ و گلشن و صحرا بسوز

ماہیاں را در تہ دریا بسوز

پہاڑ، پرندہ، باغ و صحرا سب کو جلا دے؛ بلکہ مچھلیوں کو سمندر کی تہہ میں جلا ڈال۔

Burn mountain and bird, garden and desert;
burn even the fishes in the depths of the sea.

سینہ داری اگر در خورد تیر

در جہاں شاہیں بزی، شاہیں بمیر

اگر تیرا سینہ تیر کھانے کے قابل ہے تو پھر؛ تو دنیا میں شاہین کی طرح زندگی بسر کر اور شاہین کی طرح مر۔

If your chest is worthy of taking an arrow;
live like a falcon, and die like a falcon.

زانکہ در عرض حیات آمد ثبات

از خدا کم خواستم طول حیات

زندگی پیش کر دینا ہی زندگی کی بقا ہے؛ اس لیے میں نے اللہ سے طویل زندگی نہیں مانگی۔

Surrendering the life makes it immortal;
So I did not ask God a lengthy life.

زندگی را چیست رسم و دین و کیش

یک دم شیری از صد سال میش

زندگی کے لیے رسم و دین اور مسلک کیا چیز ہے؛ شیر کا ایک پل بھیڑ کے سو سال سے بہتر ہے۔

(ٹیپو سلطانؒ کے مشہور قول کی طرف اشارہ ہے)

What is the law, the religion, the ritual for life?
Better one instant of a lion, than a century of a sheep.
(This referes to the famous quote of Tipu Sultan)

زندگی محکم ز تسلیم و رضاست

موت نیرنج و طلسم و سیمیاست

زندگی میں استحکام و مضبوطی تسلیم و رضا سے پیدا ہوتی ہے؛ موت تو نیرنگ و طلسم اور کیمیا ہے۔

Stability and strength in life is the result of acceptance and contentment;
death is a magic talisman, a fantasy.

بندہ حق ضیغم و آہوست مرگ

یک مقام از صد مقام اوست مرگ

بندہ حق شیر ہے جب کہ موت اس کے لیے ہرن ہے؛ اس کے سینکڑوں مقامات میں سے موت ایک مقام ہے۔

The man of God is a lion, and death, a deer;
death is but one station for him of a hundreds of stations.

می فتد بر مرگ آں مرد تمام

مثل شاہینے کہ افتد بر حمام

وہ مرد کامل (بندہ حق) موت پر اس طرح جھپٹتا ہے؛ جس طرح شاہین کبوتر پر جھپٹتا ہے۔

The perfect man raid upon the death;
like a falcon swooping upon a dove.

ہر زماں میرد غلام از بیم مرگ

زندگی او را حرام از بیم مرگ

غلام موت کے ڈر سے ہر وقت مرتا ہے؛ موت کے ڈر سے اس کی زندگی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

The slave dies every moment in fear of death;
the fear of death makes life a forbidden thing for him.

بندہ آزاد را شانے دگر

مرگ او را می دہد جانے دگر

جبکہ بندہ آزاد کی شان ہی اور ہے۔ موت اسے ایک نئی جان دیتی ہے۔

While the glory of a free man is something else;
death awards him a new life.

او خود اندیش است مرگ اندیش نیست

مرگ آزاداں ز آنے بیش نیست

وہ (بندہ آزاد) اپنے متعلق سوچتا ہے، موت کے بارے میں نہیں؛ آزاد لوگوں کی موت ایک پل سے زیادہ کی نہیں ہوتی۔

He (free man) is concerned about himself, but not for death;
since to the free men, death is no more than an instant.

بگزر از مرگے کہ سازد با لحد

زانکہ ایں مرگ است مرگ دوام دود

اس موت سے آگے بڑھ جو قبر تک لے جاتی ہے؛ اس قسم کی موت تو دیگر جانداروں کی موت ہے۔

Surpass the death that takes to the grave;
This kind of death is the death of other living beings.

مرد مومن خواہد از یزدان پاک

آں دگر مرگے کہ برگیرد زخاک

مرد مومن اللہ تعالیٰ سے تمنا کرتا ہے؛ اس موت کی جو اسے مٹی سے بلند کرے۔

The true believer prays to the God to grant him the other death;
that raises him up from the dust.

آں دگر مرگ انتہاے راہ شوق

آخریں تکبیر در جنگاہ شوق

وہ دوسری موت تو راہ شوق کی انتہا ہے؛ اور شوق کے میدان جنگ میں آخری تکبیر (اللہ اکبر) ہے۔

That other death is the peak of the path of passion;
the final Glorification of God (Allahu Akbar) in battlefield of passion.

گرچہ ہر مرگ است بر مومن شکر

مرگ پور مرتضیٰ چیزے دگر

اگرچہ مرد مومن کے لیے ہر موت شکر کی طرح میٹھی ہے؛ لیکن حضرت علی مرتضیٰؓ کے فرزند (حضرت حسینؓ) کی موت کچھ اور ہی چیز ہے۔

Though, to the believer every death is sweet;
but the death of Murtada’s (Ali r.a.) son (Hussain r.a.) is something different.

جنگ شاہاں جہاں غارت گری است

جنگ مومن سنت پیغمبری است

دنیا کے بادشاہوں کی جنگ محض لوٹ مار کے لیے ہوتی ہے؛ جبکہ مومن کی جنگ سنت پیغمبر ﷺ ہے۔

The warfare of worldly kings is just for looting;
the believer’s warfare is the Sunnah (tradition) of the Prophet (pbuh).

جنگ مومن چیست ہجرت سوے دوست

ترک عالم اختیار کوے دوست

مومن کی جنگ کیا ہے وہ سچے دوست، معبود حقیقی کی طرف ہجرت کرنا ہے؛ دنیا ترک کر دینا اور دوست کے کوچے کو چن لینا ہے۔

What is the believer’s warfare? Flight to the Beloved;
abandoning the world and choosing the Beloved’s street.

آنکہ حرف شوق با اقوام گفت

جنگ را رہبانی اسلام گفت

آپ (رسول اکرم ﷺ) کہ نے قوموں کو بہت قیمتی بات بتائی؛ آپ ﷺ نے جنگ (جہاد) کو اسلام کی رہبانیت کہا ہے۔

He (Prophet pbuh) said to the nations (people) something very precious and important;
He (pbuh) said of warfare is ‘the monasticism of Islam’.

کس نداند جز شهید ایں نکتہ را

کو بخون خود خرید ایں نکتہ را

اس نکتہ کو شہید کے سوا اور کوئی اور نہیں سمجھ سکتا؛ کیونکہ اس کے معنی اس نے اپنے خون سے خریدے ہیں (سمجھے ہیں)۔

Only the martyr knows the meaning of this point;
because he has purchased it with his blood.